قال اللہ تعالیٰ

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ هو المسیح ابن مریم

اسلام پر عیسائیت کے حملے اور اُن کا (جواب)

از

حضرت مولانا محمد عبد المالک صاحب کاندھلوی

استاذ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار

شائع کردہ ادارہ تبلیغ اسلام بیت الحمد ٹنڈو الہ یار (مغربی پاکستان)

پیش لفظ

کچھ عرصہ ہوا حیدر آباد سے ایک صاحب کا خط موصول ہوا تھا جس میں انہوں نے کسی پادری صاحب سے سنے ہوئے چند اعتراضات اسلام پر لکھ کر بھیجے تھے کہ وہ ان اعتراضات کو سنکر کچھ تردد اور شبہ میں پڑگئے ہیں۔ جواب کے لئے انہوں نے یہ خط لکھا۔

بطور جواب خط ناچیز نے یہ جوابات لکھ کر بھیج دیئے تھے جسکی اشاعت پر علمی حلقوں کی طرف سے پسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ بالعموم پادری صاحبان اسی قسم کے اعتراضات سے مسلمانوں کے دلوں میں اوہام و شکوک پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس وجہ سے مناسب سمجھا کہ ان جوابات کو شائع کر دیا جائے تاکہ مسلمان اس قسم کے فتنوں سے محفوظ رہیں۔ دُعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اس تحریر کو نافع اور مقبول فرمائے اور دین اسلام پر استقامت عطا فرمائے۔

آمین

سوالات

(۱) حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ کو قرآن شریف نے صدیقہ کہا ہے اور ان کی شان میں واصطفٰک علی نساء العالمین بیان کر کے بتایا کہ اس کو تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت دی ہے۔ اس کے برخلاف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا قرآن کریم میں کوئی ذکر نہیں آیا

(۲) حضرت مسیح علیہ السلام کو گود میں کتاب دی گئی جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ انی عبد اللہ آتانی الکتاب۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال بعد خداوند کریم نے کتاب دی۔

(۳) قرآن کریم میں لکھا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہ قرآن کریم میں اور نہ ہی کسی حدیث صحیح میں مُردوں کو زندہ کرنے کا ذکر آیا ہے

(۴) حضرت عیسٰی علیہ السلام زندہ آسمان پر دو ہزار سال سے بیٹھے ہیں۔ اور قرب قیامت مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے نازل ہوں گے بخلاف اس کے آنحضرت صلعم فوت ہو کر زمین میں دفن ہیں۔

(۵) قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات بیان کئے گئے ہیں لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم میں کوئی معجزہ بیان نہیں کیا گیا۔

(۶) قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے پرندے

بنائے بخلاف اس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پرندہ نہیں بنایا۔

(۷) مسیح علیہ السلام کو کلمۃ اللہ کہا گیا ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا نہیں کہا گیا۔

(۸) اللہ تعالیٰ تمام نبیوں کو استغفار کا حکم دیتا ہے سوائے مسیح علیہ السلام کے

(۹) قرآن کریم میں مسیح علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ علم غیب جانتے تھے لیکن رسول کریم صلعم کے متعلق علم غیب سے لاعلمی ہی کا قرآن کریم میں ذکر ہے نیز لکھا ہے کہ سوائے خدا کے کوئی بھی غیب کے متعلق خبر نہیں رکھتا

(۱۰) قرآن کریم میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی امت کے متعلق دیگر اقوام پر قیامت تک غالب رکھنے کا وعدہ ہے مسلمانوں پر بھی ان کا غلبہ ثابت ہے۔

(۱۱) قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا دوبارہ نزول ہوگا جب تمام اہل قرآن ان پر ایمان لائیں گے۔ یہ تمام مندرجہ بالا حوالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مسیح علیہ السلام افضل ہیں۔ پادری صاحب نے الوہیت مسیح ثابت کی ہے۔

مندرجہ بالا اعتراضات پادری صاحب نے کئے تھے۔ میں نے یہاں علماء سے بھی رجوع کیا تھا لیکن نہایت افسوس کے ساتھ تحریر کرنا پڑ رہا ہے کہ میری تسلی ان کے جوابات سے نہیں ہوئی۔ بعض دوستوں نے ان سوالات کے حل کے لئے آپ کا اسمِ گرامی بتایا ہے۔ اس لئے جناب کی خدمت میں تحریر ہے کہ ان اعتراضات کا تسلّی بخش جواب دیکر مشکور فرمائیں۔ میری اور میرے دوستوں کی بے چینی دور فرمائیں جو کہ ان اعتراضات کی وجہ سے پیدا

ہوگئی ہے۔ آپ نے بھی ان اعتراضات کا جواب نہیں دیا تو میں پادری صاحب کو حق پر سمجھوں گا۔

(المرسل)

فیض محمد۔ بی۔ اے

۲۷۵/۲ رسالہ روڈ حیدرآباد

باسمہ تعالیٰ

جوابات

مکرمی جناب فیض محمد صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

آپ کا مکتوب موصول ہوا جو چند سوالات پر مشتمل ہے جن کا حاصل وہ چند وجوہ ہیں جن کی بنا پر بعض عیسائی مبلغوں نے حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کی فضیلت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فضیلت و برتری پر جو حق تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء پر عنایت فرمائی ہے اعتراضات کئے ہیں ان تمام سوالات یا اعتراضات کے جواب سے قبل ایک بات تمہید کے طور پر سمجھ لینا ضروری ہے وہ یہ کہ مذکورہ سوالات کے ضمن میں جو تمام فضائل مسیح بن مریم علیہ السلام کے ذکر کئے ہیں وہ تمام قرآن شریف سے ہی ثابت ہیں۔ اس قرآن سے جو تمام عالم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا تو یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ ان سب فضیلتوں کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہے اور انہیں کے واسطے سے دنیا کو مسیح بن مریم کے یہ کمالات معلوم ہوئے گویا ان فضائل اور کمالات کی بخشش و عنایت بارگاہ نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی ہے اور ظاہر ہے کہ محسن اس سے افضل ہے جس پر احسان کیا جا رہا ہے پھر عقلاً یہ بات بھی مسلم

ہے کہ کسی کے کمال کا اظہار خود اس ظاہر کرنے والے کے کمال کی دلیل ہے کہ اس ذات کو کسی کے کمال و فضیلت کے بیان اور اظہار میں کوئی جھجک اور ادنیٰ تامل بھی نہیں۔ یہ ایثار و احسان اس کی طرف سے ہوتا ہے جس کی فضیلت دنیا میں مسلم ہو۔

اگر قرآن ان فضائل کو بیان نہ کرتا تو دنیا کو مسیح بن مریمؑ اور ان کی والدہ کی فضیلت تو کیا معلوم ہوتی اہل کتاب کی محرف اور بے بنیاد باتوں اور بیہودہ خیالات کی اشاعت کی وجہ سے تو آنے والی نسلیں نہ معلوم مریم علیہا السلام اور مسیح بن مریم علیہ السلام کے متعلق کیا کیا نظریات قائم کرتیں۔ تمام عیسائیوں پر یہ احسان صرف قرآن کریم اور صاحب قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ سیدتنا مریم علیہا السلام کی پاکدامنی اور نساء عالمین[1] پر ان کی برتری کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور کمالات نبوت سے دنیا کو روشناس کرایا۔ اور ان کے دشمنوں کے جو لغو اعتراضات اور بیہودہ خیالات تھے ان کی بڑی تفصیل و وضاحت سے تردید کی اگر قرآن اور صاحب قرآن کا یہ احسان عظیم نہ ہوتا تو دنیا مسیح علیہ السلام کی نبوت و فضیلت تو در کنار ان کی اور انکی والدہ کی عفت و پاکدامنی اور شرافت نسبی سے بھی ناواقف ہی رہتی۔ بائیبل و انجیل سے دنیا کو مسیحی مذہب کے متعلق سوائے اوہام و شکوک اور چند ناقابل فہم اور خلافِ عقل باتوں کے اور کچھ نہ ملتا۔ یا پھر کچھ ایسی ہی چیزیں پائی جاتیں جو عام بازاری۔ شہوت پرست۔ عیاش اور بداطوار انسان کے سوا کسی میں قابل تصور نہیں ہو سکتیں۔ ان فحش اور غیر مہذب حوالوں کے

---

[1] اس زمانے کی عورتیں مراد ہیں جس زمانے میں مریم علیہا السلام موجود تھیں۔ ۱۲

لئے مقدمہ تفسیر حقانی از صـ ۵۷۶ ملاحظہ کیا جائے۔ وہ فحش تشبیہات ہیں کہ نہ معلوم پادری لوگ گرجا میں کس طرح ان کو سناتے ہوں گے یا شرم سے اپنی آنکھیں نیچی کر لیتے ہوں گے۔ عیسائیوں کو اپنی کتاب سے اگر کچھ ملتا تو وہ یہی کہ ان کے پیغمبر بیت اللحم کے اصطبل کے اندر پیدا ہوئے جیسا کہ انجیل لوقا کے دوسرے باب میں تصریح ہے مسیح بیت اللحم کے اندر پیدا ہوا:۔ یا پھر یہ نظر آتا کہ یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی کہ جب ان کی ماں مریم کی منگنی یوسف سے ہوئی تو ان کے جمع ہونے سے پہلے وہ حاملہ پائی گئی۔ تب ان کے شوہر یوسف نے چاہا کہ انھیں چپکے سے چھوڑ دیں الخ بحوالہ تفسیر حقانی ج صـ ۵۸/۲ (اس بیان کو مد نظر رکھتے ہوئے مسیح بن مریم کا بزعم نصاریٰ خدا کا بیٹا ہونا تو کیا ثابت ہوگا۔ صحیح نسب کا مسئلہ حل ہونا بھی مشکل ہوگا۔)

اس کے مقابل قرآن کریم جس عظمت و احترام سے حضرت مسیح کی ولادت اور پاکدامنی اور نزاہت کا ذکر کرتا ہے۔ قرآن کی ان آیات کو دیکھ کر ہر انسان اپنے قلب کو ہر دو کی عظمت و فضیلت و عفت و پاکدامنی سے لبریز پاتا ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے سورۂ مریم، آل عمران اور سورۂ تحریم) اور اگر عیسائیوں کو اپنی کتاب میں اپنے پیغمبر کے بارے میں کچھ ملتا ہے تو وہ ایسے شرمناک الفاظ ہیں کہ کوئی عاقل انسان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ان اقوال کی نسبت نہیں کر سکتا مثلاً انجیل یوحنّا کے باب ۱۶ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔ "مجھ سے پہلے جس قدر انبیاء آئے سب چور و رہزن تھے۔ پھر اسی قول کی تقلید کرتے ہوئے پولوس مقدس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانب میں کیا گستاخی کرتے ہیں۔ ہم موسیٰ کی مانند عمل نہیں کرتے جس نے اپنے چہرے پر پردہ ڈالا تھا تاکہ بنی اسرائیل بخوبی نہ دیکھ سکیں۔" الخ

معاذاللہ کیا یہ اقوال ایسے ہیں کہ کسی پیغمبر کی طرف ان کی نسبت کی جائے ۔ الغرض قرآن کا یہ بڑا احسان براہ راست نصاری پر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کی حقیقی فضیلت اور برتری کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور کمالات نبوت اور دلائل نبوت کو بھی بیان کردیا بس یہی ایک سبب بہت کافی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام انبیاء سے افضل ہونے کے لئے کہ آپ کی کتاب کے ذریعے خدا کے پیغمبروں کی سچی اور پاکیزہ شخصیت پہچانی جاتی ہے ۔ جس طرح قرآن دوسرے انبیاء کے فضائل کو واضح طریق پر بیان کرتا ہے ایسا ہی مسیح علیہ السلام تک جتنے پیغمبر گزرے ہیں سب کے فضائل ایک سے ایک نرالے انداز میں قرآن بیان کر رہا ہے ۔

یہ تمام فضائل کا ذکر اپنے ایک ایک حرف کے ساتھ گواہی دے رہا ہے کہ ان سب فضیلتوں سے بڑھ کر خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ہے جن کی وحی انبیا علیہم السلام کی نبوت ان کے کمالات اور معجزات پر ایک مہر ثبوت ہے ۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد اصل سوالات کے جواب نمبروار تحریر ہیں ۔ یہ جواب چونکہ صرف ایک خط کے جواب کی حیثیت سے ہیں اس لئے ان میں بعض ایسی تفصیلات کی گنجائش نہ تھی جو دین کے اصول موضوعہ کے درجہ میں ہیں ۔ اور ان میں بعض امور علمی اعتبار سے قدرے محتاج توضیح تشریح ہیں ان کی تشریح موجب طول ہوتی اس بناء پر اجمالی طور پر مختصراً بقدر ضرورت جواب تحریر کر رہا ہوں ۔ آپ کی تحریر سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ بفضل تعالیٰ آپ حق کے متلاشی ہیں اس لئے عرض ہے کہ اگر تحریر ہٰذا

کے پڑھنے کے بعد کوئی خلجان یا شبہ باقی رہ جائے تو کسی وقت زبانی اس کو حل فرمائیں اس ضمن میں آپ انشاء اللہ مزید امور پر بخوبی مطلع ہوسکیں گے

جواب ۱ :۔

بیشک قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا ذکر کیا اور ان کو صدیقہ کہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا کوئی ذکر قرآن میں نہیں لیکن اس سے مسیحؑ کی حضورؐ پر فضیلت لازم نہیں آتی حضرت مسیحؑ کی والدہ کے ذکر کی وجہ تو یہ ہے کہ یہود ان پر بہتان لگاتے تھے اس بنا پر ان کی عفت و پاکدامنی کا ذکر کیا گیا اس کے برخلاف حضورؐ کی والدہ کے بارے میں کوئی دشمن بھی ایک حرف بدگمانی کا نہیں لگاتا تھا اس وجہ سے ان کے ذکر کی کوئی ضرورت نہ تھی حضرت عیسیٰؑ کی ولادت حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بلا باپ کے ہوئی تھی قرآن نے اس وجہ سے ان کی ولادت کا خاص اہتمام سے ذکر کیا برخلاف دوسرے انبیاء کے ان کی ولادت کا مسئلہ کسی اعتراض یا شبہ کا محل نہ تھا۔ اس لئے قرآن نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا ۔

جواب ۲ :۔

حضرت مسیح علیہ السلام کو نبوت اور کتاب انجیل ماں کی گود میں نہیں دی گئی البتہ گفتگو بے شک ماں کی گود میں انہوں نے کی جس کا قرآن نے ذکر کیا ہے اور اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ ماں ہی کی گود میں کتاب ونبوت دونوں چیزیں شیرخوارگی کی حالت میں دے دی گئیں ۔ تو بھی آنحضرت صلعم پر اس وجہ سے فضیلت لازم نہیں آتی ۔ عقلی اعتبار سے اس سے بڑھکر کمال تو یہ ہے کہ ایک قوم کسی شخص کو چالیس برس کی طویل مدت تک

اسی طرح دیکھتی رہے کہ نہ وہ ایک حرف لکھ سکتا ہے اور نہ پڑھ سکتا ہے اور پھر ناگہاں اسی کی زبان سے علوم ہدایت اور معارف و حقائق کے سمندر جاری ہو جائیں اور وہ کلام جو دنیا کو اپنے مقابلے کا اعلان (چیلنج) کرے اور تمام دنیا اس کے مقابلے سے عاجز رہے۔ عرب کے فصیح و بلیغ اس جیسی ایک بھی سطر پیش نہ کر سکیں یقیناً یہ کلام ماں کی گود میں کلام کرنے سے بڑھ کر ہے پھر یہ بات بھی ثابت ہے کہ مسیحؑ کی طرح ماں کی گود میں دو اور بچوں نے بھی کلام کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:-

ماں کی گود میں سوا تین بچوں کے اور کوئی نہیں بولا۔ ایک حضرت عیسیٰؑ دوسرا وہ بچہ جو جریج کے زمانے میں تھا۔ تیسرا ایک اور بچہ۔ واقعہ کی تفصیل کے لئے صحیح مسلم کی مراجعت کی جائے۔ جریج عابد و زاہد شخص تھا جو اپنی ماں کی ایک غلط بد دعا کی وجہ سے ایک فتنہ میں مبتلا ہوا کہ ایک بدکار عورت اس کے گرجا کے قریب پناہ لینے والے چرواہے سے زنا کر کے حاملہ ہوئی اور ولادت پر یہ کہہ دیا کہ یہ تو جریج سے پیدا ہوا ہے۔ اس نومولود بچے نے لوگوں کے سامنے گواہی دی کہ میرا باپ تو وہ چرواہا ہے۔ دوسرا ایک اور بچہ جو ماں کی گود میں دودھ پی رہا تھا اس کی ماں نے ایک شہسوار کو گزرتے دیکھ کر تمنا کی کہ اے اللہ تو میرے بیٹے کو ایسا ہی بنا دے۔ تو اس بچے نے کہا کہ اے پروردگار! تو مجھے ایسا نہ بنا۔ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۱۳

تو معلوم ہو گیا کہ ماں کی گود میں بات کرنا عیسیٰؑ کی خصوصیت نہیں یہ چیز تو عام بچوں کے لئے بھی قدرت خداوندی نے ظاہر کی ہے۔

جواب ۳:-

مادر زاد نابیناؤں کو تندرست اور مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ

حضرت عیسیٰؑ کو اس وجہ سے دیا گیا کہ اس زمانے میں طب کو بہت عروج تھا اور خداوند عالم کی یہ سنت رہی ہے کہ جس زمانے میں جو چیز سب سے زائد معیار ترقی اور عروج پر ہوتی اسی نوع کا انبیاء کو معجزہ دیا جاتا تا کہ دنیا دیکھ لے کہ یہ کمال طاقتِ بشریہ سے بالا و برتر ہے اور اس کا ظہور صرف قدرت خداوندی کی طرف سے ہے جیسے حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں جادوگری کا فن شباب پر تھا تو حضرت موسیٰؑ کو وہ معجزے دیئے گئے کہ جن کے سامنے بڑے بڑے جادوگر عاجز رہے اور اس کو دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اطاعت کی گردنیں جھکا دیں اسی چیز کو ملحوظ رکھتے ہوئے سمجھ لیجئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فصاحت و بلاغت کا زور تھا تو اس مناسبت سے آپ کو قرآن کا معجزہ دیا گیا جس کی فصاحت و بلاغت نے عرب کے مایۂ ناز شعراء کو عاجز کر دیا نیز اگر کوئی ایک معجزہ کسی پیغمبر کو دیا گیا اور کسی دوسرے کو نہیں دیا گیا تو یہ بات اس دوسرے پیغمبر کی تنقیص کی دلیل نہیں۔

اگر حضرت موسیٰؑ کو اور حضرت عیسیٰؑ کو تخت سلیمانی نہیں دیا گیا تو یہ حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ میں نقصان کا باعث نہیں۔ اسی طرح اگر حضرت سلیمانؑ ید بیضاء اور عصاء کے معجزے سے خالی رہے تو وہ بھی ان کی تنقیص کی دلیل نہیں اور اگر عقل و دانش سے کام لیا جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ درحقیقت قرآن کا معجزہ اس قسم کے تمام معجزات سے بڑھ کر ہے۔ اول تو اس لئے کہ قرآن ایک عقلی معجزہ ہے اور مردوں کو زندہ کرنا عصا اور ید بیضا وغیرہ معجزاتِ حسیّہ ہیں اور ظاہر ہے کہ حسی معجزے صرف انہیں انبیاء کے زمانے تک محدود رہے جب تک کہ وہ انبیاء دنیا میں رہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد نہ کسی نے ید بیضا کا معجزہ دیکھا اور نہ عصاء کا اسی طرح آج عیسیٰؑ

کا یہ معجزہ کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے ہماری نظروں کے سامنے نہیں ہے
اور قرآن کا معجزہ قیامت تک دنیا دیکھتی رہے گی اور اس پر ایمان لاتی رہیگی
اسی بنا پر آپ کا فرمان ہے کہ خدا کے ہر پیغمبر کو ایسے معجزے دیئے گئے جن
پر لوگ ایمان لاتے رہے اور جو چیز مجھ کو دی گئی وہ وحیٔ خداوندی ہے۔
اور میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے روز میری امت کی تعداد زائد ہوگی
(صحیح مسلم میں اس مضمون کی حدیث موجود ہے)

تاریخ شاہد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ایسا کامیاب
رہا کہ دنیا اس کی نظیر پیش نہ کر سکی کہ صرف ۲۳ سال کے عرصہ میں پورا عرب حلقہ
بگوش اسلام ہو گیا حجۃ الوداع میں سوا لاکھ صحابہؓ آپ کے ساتھ خادم و
جاں نثار تھے اور پچیس سال کے عرصہ میں حضورؐ کی وفات کے بعد پرچم
اسلام عرب سے لیکر اسپین تک اور دوسری طرف سندھ اور سمرقند تک
لہرانے لگا۔ جب کہ بائیبل یہ بتاتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے سب معجزات ناکام
رہے بارہ حواریوں کے سوا ان پر کوئی ایمان نہ لایا اور بارہ میں ایک حواری
ایسا بھی تھا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرا کر سولی پر چڑھوا دیا
پھر یہ کہ اس قسم کے معجزات بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آپؐ سے ظاہر ہوئے
مثلاً کھانے کا اور سنگریزوں کا تسبیح پڑھنا۔ پتھروں کا آپ کو سلام کرنا۔ اونٹ
کا آپ سے گفتگو کرنا۔ ستونِ حنانہ (وہ ستون جو مسجد نبویؐ میں تھا اور اس پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سہارا لیکر خطبہ فرماتے تھے) کا رونا جب کہ آپ
نے منبر پر پہلا خطبہ دیا آپ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ کی طرح جاری ہونا
ایک کھلے میدان میں دو درختوں کا دور سے آکر آپؐ کی قضاء حاجت کے لئے
جڑ جانا پھر آپ کے حکم سے ان کا علیحدہ ہو جانا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

ایک درخت کو آواز دینا جو اپنی جگہ سے اکھڑ کر آپ کے سامنے آتا ہے اور تین مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کی گواہی دیتا ہے جبکہ ایک شخص نے آپ سے پُرزور لفظوں میں یہ مطالبہ کیا کہ آپ کی رسالت کی گواہی کون دے سکتا ہے آپ نے فرمایا یہ درخت اور اس کو اسطرح بلایا اور اس نے گواہی دی - زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیڑیئے کا ایک شخص سے گفتگو کرنا اور آنحضرت کی بعثت پر اس کو مطلع کرنا -

معجزۂ معراج کہ ایک رات میں مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر تشریف لے جانا اور آپ کی انگلی کے اشارے سے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا یہ تمام واقعات جو قرآن سے اور اسانید صحیحہ سے ثابت ہیں کسی طرح بھی حضرت عیسٰی کے معجزات سے کم نہیں بلکہ بڑھ کر ہیں - کیونکہ یہ تمام باتیں ایسے طور پر واقع ہوئی ہیں کہ ان کی نوع میں عقلاً اس کی ذرہ برابر بھی صلاحیت نہ تھی مردوں کو زندہ کرنے کے واقعات ہیں کوئی سنکر کہہ بھی سکتا ہے کہ جس مردہ کو زندہ کیا تھا وہ درحقیقت مرا ہی نہ تھا بلکہ اس کو سکتہ کی بیماری تھی وہ دُور ہو گئی لیکن سنگریزوں کی تسبیح - پتھروں کا سلام - انگلیوں سے پانی کے چشموں کا جاری ہونا - ستون حنّانہ کے رونے اور درخت کا

ع یہ ستون وہ ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سہارا لیکر خطبہ ارشاد فرماتے تھے جب آپ کا منبر تیار ہوا اور آپ نے بجائے اس ستون کی ٹیک لئے منبر پر خطبہ دیا تو یہ ستون بے اختیار رونے لگا حتیٰ کہ اس کے رونے کی آواز تمام مجمع نے سنی آنحضرت منبر سے اترے اور اس کو تھپکا سینہ سے لگایا تو بتدریج آواز رکنے لگی

اپنی جگہ سے اکھڑ کر روبرو حاضر ہونے کے بعد گواہی دینے کی عقلاً کیا تاویل ممکن ہے کوئی شخص ان واقعات میں بعید سے بعید احتمال بھی نہیں نکال سکتا تو معلوم ہوا کہ یہ تمام باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے کم تو کیا بلکہ بڑھ کر ہی ہیں پھر مردوں کو زندہ کرنے جیسا واقعہ اور کرامت تو آپ کے غلاموں اور غلاموں کے غلاموں کو بھی حاصل ہوئی ہے حضرت سلمان فارسی رضؓ سے دو ہرنوں کو "قم باذن اللہ" کہہ کر زندہ کر دینا ثابت ہے

بقیہ حاشیہ ص۱۳ :- یہاں تک کہ اس کا رونا بند ہوا ۔ آنحضرت کے یہ حسی معجزات بھی انبیاء سابقین کے معجزوں سے کم نہیں ۔ قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر غزوۂ احد میں دشمن کا ایک تیر آ کر لگا جس سے ان کی ایک آنکھ کی پتلی نکل پڑی وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اس پر دعا پڑھی اور اپنے دست مبارک سے آنکھ کے حلقہ میں اسکو رکھ دیا فوراً آنکھ درست ہو گئی قتادہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ خوبصورت اور تیز نظر ہو گئی ۔ (زرقانی خصائص کبریٰ) محمد بن سلمہ رضؓ کی پنڈلی ٹوٹ گئی تھی تو آپ نے اپنے دست مبارک سے اس کو جما دیا پھر مدت العمر اس میں درد بھی نہ ہوا (صحیح بخاری) سیرت کی روایات میں ہے کہ معاذ بن عفرا رضؓ کی بیوی کو برص کی بیماری تھی آپ نے اپنا عصا ان پر پھیرا وہ تندرست ہو گئیں ۔

فدیک بن عمر رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے ۔ آپ نے لعاب دہن ان کی آنکھوں پر لگایا ۔ حق تعالیٰ نے ان کی بینائی لوٹا دی ۔ غرض ایسے معجزات کی کوئی کمی نہیں اگر ان کا احاطہ کیا جائے تو اس کے واسطے ایک مستقل کتاب درکار ہے ۔

اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مرغ کی ہڈیوں کو جمع کر کے قم باذن اللہ فرما کر زندہ کر دینا ثابت ہے۔ حسین بن منصور حلاج کا خلیفہ کے بیٹے کا مردہ طوطا زندہ کرنا بھی تاریخ بغداد میں موجود ہے اسی طرح بکثرت واقعات سند اور تاریخ سے ثابت ہیں (تاریخ بغداد)

جواب ۲۷ :۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے قریب نازل ہو کر مسلمانوں کی رہنمائی کرنا مسیح علیہ السلام کی آنحضرت سے افضل ہونے کی دلیل نہیں بلکہ یہ تو خود خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی دلیل ہے کیونکہ انکا نزول آنحضرت کے دین اور آپ کی شریعت کی ترویج اور خدمت اور عیسائی مذہب کو مٹانے کیلئے ہو گا وہ صلیب کو توڑیں گے تو اس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تمام انبیاء اور خود حضرت عیسیٰؑ پر ثابت ہوئی پھر کیا آنحضرتؐ کی فضیلت کیلئے یہ بات کافی نہیں کہ عیسیٰؑ نے دنیا میں تشریف لا کر اپنی بعثت و نبوت کے اغراض و مقاصد میں یہ فرمایا تھا کہ میں ایک آخر الزماں پیغمبر کی جن کا نام احمد ہے، بشارت سنانے کیلئے آیا ہوں۔ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ (سورہ صف) اور ظاہر ہے کہ جس کی بشارت دی جائے وہ بشارت دینے والے سے بڑا ہو گا جب کہ اس کی بعثت کا مقصد ہی بشارت دینا ہو۔

معترض کا یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں زندہ ہیں بخلاف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو کر زمین میں دفن ہیں۔

تو اس بات سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آنحضرت صلعم پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی اول تو اس لئے کہ جو چیز آسمانوں میں ہو اس کا افضل ہونا لازم نہیں ہے۔ چاند، ستارے اور سورج سب آسمانوں میں ہیں اور انسان

زمین پر لیکن دنیا کے تمام عقلاء انسان کو اشرف المخلوقات تسلیم کرتے ہیں
انبیاء علیہم السلام اور ان میں خاتم الانبیاء کا مقام تو بہت بلند و بالا
ہے نوع ملائکہ بھی اہلِ حق کے نزدیک مجموعی طور پر اہلِ ایمان سے افضل نہیں
ہیں ملائکہ آسمانوں پر ہیں اور ان میں سے حاملین عرش بھی ہیں مگر با ایں ہمہ
وہ زمین پر مبعوث ہونے والے اور زمین پر ہی رہنے اور اسی میں دفن ہونے
والے تمام انبیاء کے واسطے سفیر خدام رہے ہے ۔

جبرئیلؑ و میکائیلؑ ملائکہ میں سب سے افضل ہیں لیکن آنحضرت صلعم کے
یہ دونوں وزیر تھے جیسا کہ ارشاد ہے کہ میرے دو وزیر زمین پر ہیں وہ
ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ ہیں اور دو وزیر آسمانوں میں ہیں وہ جبرئیلؑ و میکائیلؑ
ہیں تو معلوم ہو گیا کہ آسمانوں پر ہونا یہ کوئی فضیلت کی دلیل نہیں ہے پھر
یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تو آسمانوں میں بھی اس قدر بلند ہے
کہ وہاں تک جبرئیلؑ کی پرواز بھی ممکن نہ رہی اور بول اٹھے ؎

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغِ تجلّی بسوزد پرم

پھر یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ انبیاء علیہم السلام زمین میں دفن ہونے
کے بعد زمین ہی کے اندر ہیں بلکہ وہ آسمانوں میں بھی ہیں اور ملاء اعلیٰ کے
بلند مقامات کی سیر بھی ہمہ وقت جاری ہے کیونکہ تمام انبیاء علیہم السلام
اس دنیا سے رحلت کرنے کے بعد بھی زندہ ہیں اور حیات دنیوی کی طرح
اس عالم میں بھی ان کی عبادات کا ذکر و تسبیح کا سلسلہ قائم و باقی ہے ۔
معراج کے وقت حضرت زکریاؑ حضرت یحییٰؑ حضرت موسیٰؑ حضرت ابراہیمؑ
خلیل اللہ اور حضرت عیسیٰؑ سب ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال

وخوش آمدید کہنے کے واسطے آپ کے منتظر تھے۔ جب تمام پیغمبر حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ بھی آسمانوں پر ہیں تو خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یہ کیسے فرض کر لیا گیا کہ زمین کے ایک محدود حصہ میں آپ محدود و مقید ہیں۔

غرض یہ کہ تمام فرشتے ہمیشہ آسمانوں ہی رہتے ہیں اور خدا کے تمام پیغمبر زمین پر رہے۔ لیکن کسی نے آج تک یہ تصور نہیں کیا کہ فرشتوں کے آسمانوں پر ہونے کی وجہ سے ان کا درجہ پیغمبروں سے بڑھ گیا تو اسی طرح یہ دعوے کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام چونکہ آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اس لئے وہ آنحضرت صلعم سے افضل ہو گئے۔

جواب ۵ :۔

قرآن میں بہت سے معجزات بیان کئے گئے ہیں معراج کا معجزہ، شق القمر کا معجزہ، فتح مکہ کی خبر جبکہ مسلمان کمزور و مغلوب تھے۔ روم کے غلبہ کی خبر اہل ایران پر (تفصیل کے لئے ان آیات کا مطالعہ کیجئے) اور قرآن کی ہر آیت خود مستقل معجزہ ہے۔ جس کے مقابلے سے دنیا عاجز ہے پھر قرآن کی طرح روئے زمین پر کوئی کتاب بھی محفوظ نہیں اسکی سورتیں آیتیں، کلمات و حروف تک گن لئے گئے ہیں اور وقت نزول سے اب تک لاکھوں حافظ ہر زمانے میں ہوتے رہے۔ جبکہ انجیل و تورات کا کوئی ایک کچا پکا بھی حافظ روئے زمین پر نہیں ہوا اور نہ ہوگا اصل انجیل لاپتہ ہے دنیا میں اس کا کہیں پتہ نہیں اور کمیشنوں کے ذریعہ جو انجیل پاس ہوئی اس میں بھی لاکھوں اختلافات موجود ہیں۔

جواب ۶ :۔

اس سوال کا جواب گذر چکا ہے۔

جواب ؁ :-

کلمۃ اللہ کہا جانا کوئی ایسی فضیلت نہیں کہ اس سے یہ ثابت کیا جائے کہ مسیح علیہ السلام کو کلمۃ اللہ کہا گیا ہے اور آنحضرت کو نہیں کہا گیا اس وجہ سے مسیح افضل ہیں کیونکہ خانہ کعبہ کو بیت اللہ اور صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو بھی ناقۃ اللہ کہا گیا ہے اور کلمۃ اللہ یہ اضافتِ تشریف ہے شرف اور فضیلت پر دلالت کرتی ہے افضلیت پر نہیں اور اللہ کا کلمہ تو ہر مخلوق پر بولا گیا ہے چنانچہ ایک طرف تو یہ ہے اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ دوسری طرف یہ ہے اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْنَاہُ اَنْ نَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ تو ظاہر ہوا کہ جس طرح کلمہ کن سے دنیا میں ہر مخلوق پیدا کی گئی اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کلمہ کن سے پیدا کئے گئے (آباؤ اجداد کے سلسلۂ انساب و اصلاب سے نہیں) پھر تو ہر مخلوق کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے برابر قرار دینا چاہیئے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ کسی پادری نے ایک عالم کو قرآن کی یہ آیت پڑھتے سنا۔ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ۔ تو بولا دیکھو اس آیت میں حضرت عیسیٰؑ کو روح منہ کہا گیا ہے یعنی وہ اللہ میں[1] سے ایک روح ہیں اس سے معلوم ہوا کہ وہ خدا کا ایک حصہ ہے۔ لہٰذا خدا کے بیٹے ہوئے یا خدائی میں شریک ہوئے یا عین خدا۔ مسلمان عالم نے فوراً ایک اور آیت تلاوت کی وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ کہ اس آیت میں کائنات کی ہر چیز کو منہ یعنی اللہ میں سے فرمایا گیا ہے تو ہر چیز کو خدا کی اولاد قرار دو اس پر وہ

---

[1] یہ لفظ اس پادری کے زعم اور اعتقادِ فاسد کی ترجمانی ہے۔

نصرانی متحیّر و خاموش ہوا پھر اسلام لے آیا۔

جاننا چاہیے کہ انسان کا سب سے بڑا شرف اور کمال عبدیت ہے جس کا اعلان مسیح علیہ السلام نے خود فرمایا۔ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتَانِیَ الْکِتَابَ اور یہی عبدیت کا اعلان جو مسیح کی طرف سے ہوا ہے خاتم الانبیاء کے حق میں خود رب العالمین کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اور وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا۔ وَاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ۔ گویا ہر جگہ خداوند عالم اپنی ہی جانب سے اس شرف اور امتیاز کو آپ کے حق میں بیان فرما رہا ہے۔

بہ بیں تفاوت راہ از کجا است تا بہ کجا

وہ اگر کہہ دے مجھے اپنا غلام　　　سب سے پیارا نام ہو میرا یہی تمام

جواب ۵:۔

استغفار کا اگر حکم تمام انبیاء کو دیا گیا تو کیا اس سے آپ کے نزدیک اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ۔ ان کا گناہ گار ہونا لازم آتا ہے۔ حالانکہ استغفار کاملین کی نشانی ہے اور ہر کمال کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے استغفار کا ذکر کیا ہے۔ تو قرآن کی آیات سے تو یہ بات لازم آتی ہے کہ جن جن کے حق میں استغفار کا ذکر ہے ان میں کمالات و فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔ کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اللہ کے خاص بندے رات کو کم سوتے تھے اور صبح کے قریب استغفار کرتے تھے اور جن کے متعلق نہیں ہے ان میں قصور لازم آیا پھر یہ غلط ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو استغفار کا حکم نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں:۔

اوصانی بالصّلوٰۃ والزکوٰۃ صلوٰۃ خود مجموعہ تمام اذکار وادعیہ واستغفار وتوبہ کا ہے۔ نیز یہ زکوٰۃ کا لفظ کیا ہے۔ زکوٰۃ کے معنی طہارت وپاکی کے ہیں اور قلبی پاکی سوائے توبہ و استغفار کے اور کس طرح ہوسکتی ہے قرآن نے زکوٰۃ مال کے ادا کرنے کا حکم۔ ایتاء زکوٰۃ کے عنوان سے فرمایا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو زہد وقناعت کی دنیا میں ایک امتیازی نشان تھے ان کے پاس کیا دولت جمع تھی کہ اس آیت میں اس کی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا جاتا لامحالہ اس آیت میں زکوٰۃ کا مفہوم طہارت وپاکی ہے اور وہ توبہ ہی سے ممکن ہے تو یہ ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی استغفار کا حکم ہے اس کے علاوہ نصاریٰ کے نزدیک تو حضرت عیسیٰؑ تمام گناہوں کا کفارہ ہے اور تین دن تک جہنم میں رہے مسلمان تو اس عقیدے کے تصوّر سے بھی کانپتے ہیں

جواب ۹:۔

قرآن سے جو چیز ثابت ہو رہی ہے وہ علم غیب نہیں بلکہ اطلاع، غیب ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت عیسیٰؑ کو بعض غیبی امور پر مطلع کیا وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ اطلاع علی الغیب حضرت عیسیٰؑ کی خصوصیت نہیں تمام انبیاء کے ساتھ یہی معاملہ رہا ہے جس میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر ہیں اور یہ وصف یوسف علیہ السلام کے لئے بھی قرآن سے ثابت ہے قال لا یاتیکما طعام ترزقانہ الا نبأتکما بتاویلہ قبل ان یاتیکما اور اگر یہ فرمانا مسیح علیہ السلام کا کہ اے لوگو! میں تم کو بتا

دونگا وہ چیز جو کل تم کھاؤ گے اور جو ذخیرے تم نے اپنے گھروں میں رکھ رکھے ہیں موجب کمال ہے تو اس سے بڑھ کر کمال ان تمام فتنوں کا اور حوادث اور علامات قیامت دجال کا ظہور یا جوج ماجوج کا نکلنا ۔ یاجوج ماجوج کے مقابلے کی خبریں اور فتنہ دجّال کے ایک غلط اعلان پر جو حضرات مدینہ کی طرف گھوڑوں پر دوڑیں گے ان شہسواروں کے نام اور ان گھوڑوں کے رنگ و روپ بتا دیا گیا اس سے بڑھ کر کمال نہیں ہے سب کچھ باتیں آنحضرتؐ کے لئے احادیثِ مشہورہ سے ثابت ہیں ۔

جواب ۱۰

یہ غلط ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے تو دین محمدی کے غلبہ اور قیامت تک تمام دنیا کے ادیان پر غالب رہنے کی خبر دی ہے ۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینًا ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلّہ دلیل قطعی ہے کہ ہر دین و مذہب پر اللہ نے دین اسلام اور شریعتِ محمدؐیہ کو غالب بنایا ہے ۔ اور قرآن میں عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا گیا ہے ۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ کہ عیسیٰ میں تمہاری پیروی کرنے والوں کو ان لوگوں کے اوپر رکھونگا جو تم سے کفر کرتے ہیں قیامت تک اس سے عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کو یہود پر غالب رہنے کی بشارت ہے ۔ کیونکہ یہود ہی عیسیٰ علیہ السلام سے کفر و انکار کرتے ہیں ۔ اہلِ اسلام تو ان کو مانتے ان کی تعظیم کرتے اور ان کو اللہ کا رسول جانتے ہیں ان کے اور انکی والدہ کے نام پر علیہ السلام کہتے ہیں اور وہ جس رسول احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دینے آئے

تھے ان پر بھی ایمان لاتے ہیں عیسٰی علیہ السلام سے کفر کرنے والے درحقیقت یہود ہیں اور وہ عیسائی جو حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے جن کی بشارت دینے کے لئے عیسٰی علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تھے چنانچہ ایک ہزار برس تک مسلمان دنیا میں سب پر غالب رہے۔

جواب ۱۱ :-

یہ غلط ہے کہ اہل قرآن حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لائیں گے اور اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کا لقب ہے قرآن کا محاورہ یہی ہے وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ اہل قرآن تو شروع ہی سے حضرت عیسیٰؑ کیا خدا کے تمام پیغمبروں پر بلا کسی تفریق کے ایمان رکھتے ہیں اہل قرآن اور مسلمان وہی ہے جو خدا کے تمام پیغمبروں پر ایمان لائے اسلام کی تعلیم کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک یہ بھی ہے اس کا حکم یہی ہے۔ تمام پیغمبروں کو برحق سمجھتے ہوئے نبی آخرالزماں محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر ایمان لاؤ یہ سہرا تو صرف عیسائیوں کے سر ہے کہ وہ کھلم کھلا اصل تعلیم مسیح کے خلاف لوگوں کو آنحضرت کی نبوت سے بھٹکاتے رہے یہ حضرت عیسیٰؑ پر اس زمانے میں ایمان لانا نہ ہوگا بلکہ حضرت عیسیٰؑ تو قرآن کے داعی اور شریعت محمدیہؐ کے علمبردار ہو کر آئیں گے اور بحیثیت امت محمدیہؐ کے ایک فرد و مجددؒ اور قرآنی فیصلوں کو جاری کرتے ہوں گے ان پر ایمان لانا ان کی نبوت پر ایمان لانا نہیں کیونکہ وہ اس وقت آنحضرتؐ کی شریعت کی پیروی کرنے والے ہوں گے اسی بنا پر حق تعالیٰ کی حکمت یہ ہوگی کہ وہ اتر کر پہلی نماز امام مہدی کے پیچھے پڑھیں گے تاکہ دنیا دیکھ لے کہ مسیح شریعت محمدیہؐ کی اقتداء کرنے والے

ہیں (جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم میں بکثرت روایات سے ثابت ہے) اس لئے وہ ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہوگا پھر یہ کہ آیات میں بھی جو اہل کتاب کا عیسیٰؑ پر ایمان لانا مذکور ہے اس سے بالعموم یہود سمجھتے ہیں کہ یہودی بھی اسوقت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے لیکن اہل کتاب کا لفظ عام ہے جس میں یہود و نصاریٰ دونوں شامل ہیں اور قرآن اسی عموم کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ ہر کتابی ان پر ایمان لاتے گا یہودیوں کا ایمان لانا تو خیر ظاہر ہے لیکن نصاریٰ اور عیسائیوں کا حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت سے پہلے نصاریٰ کا حضرت عیسیٰؑ پر ایمان درحقیقت ایمان ہی نہیں ظاہر ہے کہ عیسائیوں کے متعلق کیا بحالت موجودہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہرگز نہیں تمام عیسائی بالیقین حضرت عیسیٰؑ کا کفر کرتے ہیں یعنی ان کی تعلیمات ان کے دین اور صریح ہدایات اور بنیادی احکام کو ٹھکراتے ہیں۔ مثلاً حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کہنا یا خدا کا بیٹا یا اقانیم ثلثہ اور سب سے بڑھ کر اس بات میں کہ عیسیٰ علیہ السلام تو یہ کہتے ہیں کہ میرے بعد جو پیغمبر آنے والے ہیں ان کی بشارت سنانے آیا ہوں تم ان پر ایمان لانا تو نصاریٰ ان سب باتوں کے خلاف کرنے کے باوجود کیا مسیح علیہ السلام کے پیرو کہلائے جا سکتے ہیں کیسے ممکن ہے کہ ان کی صریح ہدایات کیخلاف عمل ہو اور ان پر ایمان کا دعویٰ بھی، اس لئے عیسائیوں کا یہ ایمان نہیں۔ ان کا صحیح ایمان اس وقت ہوگا جبکہ حضرت عیسیٰؑ قیامت کے قریب نازل ہو کر قرآن کی دعوت دیتے ہوں گے اور پھر اس وقت یہود اور عیسائی اس دین کو سمجھیں گے جس کی تعلیم حضرت عیسیٰؑ نے اپنے زمانے میں دی اور اسکی تکمیل شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی۔

مکرمی!

میں نے چند باتیں مختصراً لکھدی ہیں امید ہے کہ اس سے آپ کے اوہام زائل ہوگئے ہوں گے۔ اگر ناگوار نہ ہو تو عرض کروں کہ یہ بات ضعف ایمان کی دلیل ہے کہ قبل از تحقیق آپ کے دل و دماغ میں یہ خیال آنے لگے کہ اعتراضات کا جواب تسلی بخش نہ ہو تو میں پادری صاحب کو حق پر سمجھونگا۔ استغفراللہ تحقیق سے قبل اس قسم کے تصور پر میری رائے ہے کہ آپ کلمہ ایمان پڑھ کر اپنے ایمان کی تجدید کیجئے اور جو کچھ وسوسے اور اوہام قلب میں باقی رہیں ان کے بارے میں تفتیش کریں حق کی تلاش کے لئے کچھ عرصہ محنت کریں اول تو محنت کی ضرورت ہی نہ ہوگی انشاءاللہ ایک دو ہی ملاقات میں تسلی ہوجائے گی۔ لیکن یہ چیز عقل و فراست سے بھی بعید ہے کہ صرف ایک جانب کی کوئی بات سنکر انسان کے اعتقادات اور اس کے دین کی بنیادیں ڈگمگا نے لگیں افسوس کا مقام ہے خدا تعالیٰ ہم کو اور آپ کو دین پر استقامت فرمائے۔ آمین

فقط والسلام

احقر محمد مالک کاندھلوی غفرلہٗ

خادم حدیث دارالعلوم الاسلامیہ

اولاً یہ تحریری جواب بذریعہ رجسٹری فیض محمد صاحب سائل کو بھیجا گیا اصولی طور پر یہ ضروری تھا کہ ان کو پڑھنے کے بعد اپنے تاثرات سے مطلع کرتے لیکن مطلق کوئی جواب انہوں نے

نہیں دیا۔ اشاعت کے بعد ایک دو ماہ تک مختلف جگہوں کے وکلاء، پروفیسران اور تعلیم یافتہ حضرات کے تاثرات موصول ہوتے رہے اور بعض جرائد میں یہ تاثرات شائع بھی ہوئے مگر ۴۲ میل کی مسافت سے فیض محمد صاحب کا کوئی خط کا پرزہ نہیں ملا میں نے ایک صاحب سے انکو یاد دہانی کا خط بھی لکھوایا ان کے سکوت کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کا مقصد اشکالات حل کرنا تھا یا اس قسم کے اعتراضات سے شبہات کو پھیلانا تھا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ ۱۲۔

تمام دُنیا کے علمائے نصاریٰ کو چند سوالات کا جواب دینے کی دعوت

پادری صاحبان کی طرف سے اسلام اور پیغمبر اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کے یہ جواب جو آپ نے ملاحظہ فرمائے اس ایک ناچیز خادم اسلام نے پیش کر دیئے۔

کیا یہ بات درست نہ ہوگی کہ اس موقع پر کچھ سوالات علماء اسلام کی طرف سے بھی پادری صاحبان سے کر لئے جائیں۔

اگر دلائل کی روشنی میں کسی جواب کا امکان ہو تو پیش فرمائیں۔

یہ اعلان صرف پاکستان میں مسیحیت کے مبلغ پادری صاحبان ہی سے نہیں بلکہ دنیا کے جس کسی گوشہ میں بھی یہ سوالات کسی بھی عیسائی عالم کے سامنے آئیں اس کو بھی ہم ان کے جواب کے لئے دعوت دیتے ہیں اور اس بات کی تصریح کرتے ہیں کہ اس تحریر کے اُردو زبان میں ہونے کی وجہ سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ صرف اُردو ہی میں جواب مطلوب ہے اور اس تخیل کی وجہ سے یورپ یا ممالک عربیہ شام و بیروت وغیرہ کے عیسائی اس ذمہ داری سے اپنے کو بری سمجھیں کہ ہم تو اُردو نہیں جانتے ان کو اجازت ہے کہ ان پیش کردہ سوالات کا جواب جس زبان میں بھی چاہیں دیں۔

مسیحی پادریوں سے علماءِ اسلام کے سوالات

(۱) خدا کی کیا شان ہونی چاہیئے۔ اور نصاریٰ کے نزدیک اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باوجود انسانی حاجتوں اور بشری ضرورتوں کے

جسمانی حیثیت سے مخلوق اور بندہ ہونا اور باطنی حیثیت سے معاذ اللہ خدا اور خالق اور رب العالمین ہونا ممکن ہے تو کیا مشرکین کو اپنے اوتاروں کے لئے یہ تاویل کرنا ممکن نہیں جو تاویل نصاریٰ کرتے ہیں وہی مشرکین بھی کر سکتے ہیں۔ پھر مابہ الفرق کیا ہے؟

(۲) کیا الوہیت اور بشری صفات (مثلاً کھانا پینا، سونا اور جاگنا اور پیشاب پاخانہ کرنا) کا ایک ذات میں جمع ہونا ممکن ہے؟

(۳) علمائے یہود اور نصاریٰ کے نزدیک حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت و رسالت کی کیا دلیل ہے اور نصاریٰ کے نزدیک ان حضرات کا نبی اور رسول ہونا کس دلیل سے ثابت ہے؟

(۴) ایمان کی کیا تعریف ہے؟

(۵) کیا کسی نبی پر ایمان لانے کے لئے فقط اس نبی کی نبوت کی تصدیق کافی ہے یا اس کے تمام احکام کی تصدیق ضروری ہے؟

(۶) اگر کوئی شخص کسی نبی کو نبی سمجھتا ہے مگر اس کی لائی ہوئی کتاب یا شریعت یا اس نبی کے تلقین کردہ احکام یا کسی ایک حکم کو تسلیم نہیں کرتا تو ایسا شخص مومن ہے یا کافر؟ اور انجیل میں حضرت عیسیٰ کا یہ حکم ثابت ہے کہ نصاریٰ آنحضرت پر ایمان لائیں تو ایسی صورت میں کہ نصاریٰ اس حکم کی تعمیل نہ کریں وہ حضرت عیسیٰ کے مومن ہوتے یا کافر؟

(۷) انبیاء و مرسلین سب ہی اللہ کے پسندیدہ اور برگزیدہ ہیں مگر بایں ہمہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے جیسے حضرت

ابراہیمؑ کا حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوبؑ سے افضل ہونا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت یوشعؑ سے افضل ہونا تمام علمائے یہود اور نصاریٰ کو مسلّم ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ افضلیت کا معیار کیا ہے جس کی بناء پر یہ کہا جا سکے کہ فلاں نبی اور رسول فلاں پیغمبر سے افضل ہے اس معیار کی توضیح فرمائی جائے۔

(۸) حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات کی تعداد کس قدر ہے اناجیل سے اُنکا حوالہ دیا جائے۔

(۹) اگر کسی نبی کے معجزات مسیح علیہ السلام کے معجزات سے سوگناہ زیادہ ہوں تو حضرات نصاریٰ اس نبی کو حضرت مسیح علیہ السلام سے افضل اور برتر مانیں گے یا نہیں۔ ؟

(۱۰) کسی کتاب کو کتاب الٰہی یا کلام الٰہی کہنے کا کیا معیار ہے ؟

(۱۱) علمائے نصاریٰ کے نزدیک توریت یا انجیل کس اعتبار سے قرآن کریم سے افضل ہے ؟

(۱)عہ کیا انجیل باوجود ہزارہا اختلافات کے معتبر اور مستند ہونے میں قرآن کریم سے (کہ جس پر تقریباً چودہ سو سال کا عرصہ گذر جانے پر بھی ایک نقطہ اور ایک شوشے کا فرق نہیں آیا) زائد باوثوق اور مستند ہے۔

(۲) یا توریت وانجیل یا اور دنیا کی کوئی کتاب حفاظت میں قرآن کریم سے

عہ یہ سوالات حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی نے اپنی کتاب اسلام اور نصرانیت میں علماء نصاریٰ سے کئے ہیں۔

بڑھی ہوئی ہے کہ جس کے بے شمار حافظ دنیا کے ہر خطہ میں موجود ہیں اور جس کے لئے ہر حافظ کا سینہ ہی خود توریت و انجیل بنا ہوا ہے کیا علمائے یہود و نصاریٰ قرآن کی طرح توریت و انجیل کا کوئی کچا پکا حافظ دنیا کے کسی کونے میں دکھلا سکتے ہیں ؟

(۳) یا توریت اور انجیل باعتبار علوم اور معارف کی جامعیت کے قرآن کریم سے بڑھی ہوئی ہے ؟

(۴) یا توحید کی تعلیم توریت و انجیل میں قرآن سے زیادہ بلند ہے۔

(۵) یا تعلیم اخلاق کے اعتبار سے توریت و انجیل کا پایہ قرآن کریم سے بلند ہے۔

(۶) یا حقوق اللہ یا حقوق العباد کی توضیح و تفصیل توریت و انجیل میں قرآن کریم سے زیادہ موجود ہے۔

(۷) یا تدبیر منزل اور تدبیر ملکی انفرادی اور اجتماعی معاشرت اور تمدّن کے اصول کی توریت و انجیل قرآن کریم سے زائد ذمّہ دار اور کفیل ہے۔

(۸) یا توریت و انجیل میں ظاہری اور باطنی امراض کی توضیح اور پھر انکی علامات کی پوری پوری تشریح قرآن کریم سے بڑھ کر ہے۔

(۹) یا توریت و انجیل باعتبار فصاحت و بلاغت، حلاوت و شیرینی کے قرآن کریم سے بڑھ کر ہے۔

(۱۰) ذکر الٰہی کے طریقے اور بارگاہ خداوندی میں التجاء و التماس کے جو آداب قرآن و حدیث نے بتلا دیئے کیا دنیا کی کوئی کتاب اس کا نمونہ پیش کر سکتی ہے۔ فتلک عشرۃ کاملۃ

(۱۱) حضرت مسیح علیہ السلام کس شان میں سرور عالم سیّد ولد آدم محمد مصطفٰے

صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھے ہوئے ہیں۔

(۱۲) کیا کوئی مسیحی یا یہودی حضرت مسیح علیہ السلام یا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کلمہ سند متصل کے ساتھ پیش کرسکتا ہے بخلاف پیروان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ اپنے نبی امّی کا ہر قول، اور ہر فعل اور ہر حرکت اور سکون عبادت اور استراحت استنجا اور طہارت، سکوت اور تکلم، ضحک اور تبسم کو اسانید مسلسلہ اور روایات متصلہ حدثنا فلان عن فلان کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

(۱۳) جس طرح امت محمدیہ نے قرآن وحدیث کی توضیح وتشریح کی خاطر قسم قسم کے علوم ایجاد کئے مثلاً اسماء الرجال، معرفت الصحابہ، معرفۃ التابعین، علم الحدیث، علم التفسیر، اصول فقہ واصول حدیث اصول تفسیر، علم البلاغت، علم النحو، علم الصرف، غریب القرآن و غریب الحدیث، علم الکلام علم الفقہ، علم الاخلاق، علم اسرار الشریعت کیا کوئی امت اس کی نظیر پیش کرسکتی ہے؟

(۱۴) علمائے اسلام نے قرآن وحدیث کے علوم ومعارف نکات ولطائف کا جو دریا بہایا ہے کیا علمائے یہود ونصاریٰ اسی طرح توریت و انجیل کے علوم ومعارف کا کوئی ادنیٰ اور معمولی سا نمونہ پیش کرسکتے ہیں

(۱۵) کیا کوئی امّت امّتِ محمدیہ کے فقہاء ومجتہدین، جیسے ابوحنیفہ اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہم کی فہم وفراست اور تفقہ اور اجتہاد اور استنباط اصول وفروع میں کوئی ادنیٰ سی ایک نظیر بھی پیش کرسکتی ہے؟

(۱۶) اور حفظ وضبط میں احمد بن حنبل اور یحییٰ ابن معین، بخاری ومسلم،

شمس الدین ذہبی اور ابن حجر عسقلانی کا کوئی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر سکتی ہے۔

(۱۷) یا کوئی امت اپنے پیغمبر کی جاں نثاری میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین، کا نمونہ دکھلا سکتی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا جان و مال، گھر اور کنبہ اور برادری، ماں اور باپ اور اولاد سب ہی کو آپ پر قربان کر دیا اور موجودہ انجیل کی بناء پر معاذ اللہ حضرت مسیح کے حوارین نے نصاریٰ کے اعتقاد کی بناء پر اپنے خدا کو تین درہم میں فروخت کر کے ایک کمہار کا کھیت خرید لیا۔ نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔

(۱۸) حضرت مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے یا تمام عالم کے لئے۔

(۱۹) حضرت مسیح علیہ السلام نے کیا خاتم النبیین ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ انجیل میں کسی ایک جگہ بھی اگر ذکر آیا ہو کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا تو اس کا حوالہ دیا جائے۔

(۲۰) حضرت مسیح اگر خاتم الانبیاء تھے تو فارقلیط۔ اور روح حق کے آنے کی بشارت دینے کا کیا مطلب ہے۔ اور حضرت مسیح کے بعد علمائے نصاریٰ فارقلیط کے کیوں منتظر رہے اور بہت سے لوگوں نے فارقلیط ہونے کا کیوں دعویٰ کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح خاتم النبیین نہ تھے ورنہ ان کے بعد ایک نبی کے ظہور کے انتظار کے کیا معنی؟

(۲۱) انجیل کے سو سال قبل کے مطبوعہ نسخوں میں فارقلیط کا لفظ موجود ہے

مگر حال کے نسخوں میں نہیں رہا کیا کسی کمیٹی کو کتاب الٰہی میں کسی تغیر و تبدل کا کوئی حق حاصل ہے۔

(۲۲) توریت وانجیل کے نسخے مختلف کیوں ہیں؟

(۲۳) توریت وانجیل کس زمانے میں لکھی گئیں اور کس نے لکھیں اس میں علمائے یہود ونصاریٰ کا کیا اختلاف ہے؟

(۲۴) ان چار انجیلوں کے علاوہ اور بھی انجیلیں لکھی گئیں تو نصاریٰ کے نزدیک سوائے ان چار انجیلوں کے باقی انجیلوں کے غیر معتبر ہونے کی کیا دلیل ہے اور کس بناء پر ان کو غیر مستند قرار دیا گیا۔

صلیب برداروں سے ایک مصری عالم اسلام کا سوال

فاضل ادیب شیخ احمد علی ملیجی مصری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فصیح وبلیغ قصیدہ مصر سے شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت کے اعتقاد پر علماء نصاریٰ سے یہ سوال کیا تھا کہ عیسیٰؑ اگر خدا تھے تو آخر اس بے کسی اور بے بسی کے ساتھ اپنے بندوں کے ہاتھوں کیونکر مقتول ومصلوب ہوگئے۔ یہ قصیدہ[۱] ۱۳۲۲ھ میں مصر سے شائع ہوا علماء نصاریٰ سے آج تک

---

[۱] یہ قصیدہ منتخب التجمیل لمن حرف التورات والانجیل للعلامۃ المسعودی مطبوعہ مصر کے اخیر میں بطور تکملہ طبع ہوا تھا والد محترم حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی نے ان اشعار کو احسن الحدیث کا اختتامی جزبنا کر تکمیل حجت فرمادی ناچیز صرف ترجمہ اشعار قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہے تاکہ اس سوال سے جن حقائق اور لطائف کی طرف اشارہ ہے وہ حقائق ولطائف اس تحریر کی زینت ہو جائیں۔

اس عجیب سوال کا جواب نہیں ہو سکا اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک بھی کوئی اسکا جواب نہیں دے سکیگا اور یہ انشاء اللہ تیمناً اور تبرکاً کہہ رہا ہوں نہ کہ تعلیقاً فلیاتوا بحدیث مثلہٗ ان کانوا صادقین ۔

ترجمہ اشعار

(۱) عیسیٰ کے پرستارو! ہمارا تم سے ایک عجیب سوال ہے پس کیا تمہارے پاس اس کا کوئی جواب ہے ۔

(۲) اگر تمہارے زعم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تھے قادر اور غالب اور ہیبت و جلال والے تھے ۔

(۳) تو پھر تم نے یہ عقیدہ کیسے قائم کر لیا کہ یہود نے انکو صلیب دے کر تلخ عذاب چکھایا۔ کیا خدا کو بھی عذاب چکھایا جا سکتا ہے ۔

(۴) اور کیا خدا بھی مر کر مٹی کے نیچے دفن کیا جا سکتا ہے ۔

(۵) اور کیا خدا بھی اپنی مخلوق سے پیاس بجھانے کے لئے شربت کا پیالہ مانگ سکتا ہے ۔

(۶) اور پھر کیا یہ ممکن ہے کہ خدا تو شربت مانگے اور اس کے بندے بجائے شربت کے سرکہ اور کڑوا پانی خدا کو دیں ۔

(۷) اور پھر بندے اپنے خدا کو بغض و عداوت میں زمین پر ڈال دیں اور خدا تڑپ تڑپ کر پیاسا مر جائے ۔

(۸) اور کیا یہ ممکن ہے کہ بندے خدا کو ذلیل کرنے کے لئے کانٹوں کا تاج اس کے سر پر رکھدیں ۔

(۹) اور کیا یہ ممکن ہے کہ بندے خدا کو اس قدر خون آلود کریں کہ خون خدا

کے رخساروں پر بہنے لگے اور خدا کا چہرہ خون میں رنگین ہو جائے۔

(۱۰) اور کیا یہ ممکن ہے کہ خدا کے چہرہ پر تھوکا جائے اور اسکے پہلو میں نیزہ مارا جائے۔

(۱۱) یہود و نصاریٰ کے زعم کے مطابق جو کچھ ماجرا پیش آیا اس میں کا یہ کچھ نمونہ ہے۔

(۱۲) تعجب ہے کہ اس مجبوری اور لاچاری کے بعد ان کو خدا سمجھتے ہو اور شرماتے بھی نہیں۔

(۱۳) حالانکہ حضرت مسیح اور پیغمبروں کی طرح خدا کے ایک مقرب بندہ تھے۔

(۱۴) جیسا کہ خود حضرت مسیح سے اسکا اقرار قرآن اور انجیل میں صراحتہً مذکور ہے

(۱۵) اگر حضرت مسیح خود خدا تھے جیسا کہ تمہارا گمان ہے تو پھر موت کا پیالہ ٹلنے کی کس سے امید رکھتے تھے اور کس سے اپنی مصیبت ٹلنے کی دعا مانگتے تھے کیا خدا بھی دعا مانگا کرتا ہے۔

(۱۶) اور مرنے کے بعد کس نے ان کی روح کو واپس کیا جب کہ ان کی روح ان کے جسم سے جدا ہو گئی تھی۔

(۱۷) اور انکے مرنے کے بعد اس عالم کے نظام کا کون محافظ و نگہبان تھا۔

(۱۸) کیا کوئی اور خدا اس عالم کی تدبیر کا کفیل اور ذمہ دار تھا یا تمام عالم خراب اور برباد ہو گیا۔

(۱۹) نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمہارے زعم کے مطابق کیوں صلیب دی گئی اگر کسی لغزش کی بناء پر صلیب دیئے گئے تو لغزش کا صادر ہونا الوہیت کے منافی ہے اور اگر کوئی لغزش نہیں ہوئی تو پھر بلا وجہ کیوں سزا کے مستحق ہوتے۔

(۲۰) نیز یہ تبلایا جائے کہ یہود نے جو حضرت مسیح کو صلیب دی کیا یہ اچھا کام کیا کہ اس سے لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور تمام بوڑھے اور جوان گناہ کی لعنت سے رہا ہو جائیں۔

(۲۱) یا برا کام کیا تمکو گناہوں سے چھڑایا تمہاری یہ بات نہایت عجیب ہے۔

(۲۲) اگر تم یہ جواب دو کہ یہود کا یہ فعل نہایت مستحسن اور عین ثواب تھا۔

(۲۳) تو پھر میں کہونگا کہ تم یہودیوں سے دشمنی کیوں رکھتے ہو جو خیر اور بھلائی کا کام کرے اسکو جزائے خیر ملنی چاہیئے نہ یہ کہ اس سے دشمنی کی جائے۔

(۲۴) اور اگر یہ کہو کہ انہوں نے خدا کو صلیب دیکر جرم کا ارتکاب کیا۔

(۲۵) تو میں کہونگا کہ یہود اگر صلیب دیکر جرم کا ارتکاب نہ کرتے تو تم گناہوں کے برے انجام سے رہا نہ ہوتے یہودیوں کا یہ جرم ہی کفارہ کا سبب بنا۔

(۲۶) نیز یہ تبلاؤ کہ حضرت مسیح صلیب دینے سے راضی تھے یا ناراض تھے اس بارہ میں کیا قول فیصل ہے۔

(۲۷) اگر یہ کہو واقعۂ صلیب حضرت مسیح کی خوشی اور رضامندی سے تھا تاکہ اس شخص کے گناہ کا کفارہ ہو جائے جسنے گناہ کر کے توبہ کر لی۔

(۲۸) یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے گناہ کا کفارہ جنہوں نے لغزش کے بعد اپنے مولا کی طرف رجوع کیا۔

(۲۹) اور جن کو اللہ ہی نے اپنی رحمت سے توبہ کی توفیق دی اور اپنے ہی فضل سے ان کی خطا کو معاف کیا اور خلافت کا تاج انکے سر پر رکھا۔

(۳۰) تو ہم یہ کہیں گے کہ تم غلط کہتے ہو کہ حضرت مسیح یہود کے اس فعل سے راضی نہ تھے اس لئے کہ انجیل میں تصریح ہے۔

(۳۱) کہ عیسیٰؑ صلیب سے بھاگنا چاہتے تھے اور روتے تھے۔

(۳۲) اور خدا کو پکارتے تھے کہ اے آسمان کے خدا مجھ کو ان مصیبتوں سے چھڑا۔
(۳۳) اور ایلی ایلی کہتے تھے کہ اے خدا مجھ کو دشمن کے عذاب میں کیوں ڈالدیا۔
(۳۴) اے باپ اگر میری رہائی ممکن ہو تو مجھ کو ان دشمنوں سے چھڑا اور نجات دے ان سب باتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اس سے بالکل راضی نہ تھے۔
(۳۵) اور مصیبت کے وقت خدا کو پکارنا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ حضرت مسیح بلاشبہ خدا کے بندے تھے۔
(۳۶) نیز یہ تمام امور اس امر کی بھی واضح دلیل ہیں کہ تمہارا یہ قول (کہ حضرت مسیح صلیب سے راضی تھے) بالکل غلط ہے۔
(۳۷) اور اگر یہ کہو کہ جبرًا و قہرًا ان کو صلیب دی گئی تو پھر خدائے قادر و توانا کا بندوں کے سامنے عاجز ہونا لازم آتا ہے۔
(۳۸) کہ بندوں نے زبردستی خدا کو صلیب پر لٹکایا اور لعنت نے آکر خدا کو ہر طرف سے گھیر لیا۔
(۳۹) میرے اس سوال کا جواب دو آپ جیسے فضلاء کا نہ جواب دینا اور سکوت کر جانا نہایت معیوب ہے۔
(۴۰) میں نصیحت کر چکا ہوں اور خدا سے اجر و ثواب کا امیدوار ہوں۔
(۴۱) اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر میرا خاتمہ ہو اور قیامت کے مصائب سے محفوظ رہوں۔ آمین
(۴۲) اگر تم میری اس نصیحت کو قبول کرو تو عین مقصد ہے اور میری انتہائی مسرت اور خوشی ہے۔
(۴۳) ورنہ تم کو اپنا دین مبارک ہو خوب سمجھ لو کہ حق سے پردہ اٹھ چکا ہے۔

عیسائی حضرات کی خدمت میں ایک پیغام نصیحت واخلاص

تاریخی حقائق اور دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل مقدس کا حکم یہی ہے کہ تمام عیسائی نبی مبشر بہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔

اور کتب مقدسہ اور انجیل میں تحریفات نہ صرف یہ کہ خود علماء نصاریٰ کے نزدیک مسلم ہوں بلکہ ان کے نزدیک تحریفات اور جعل سازی کی گرم بازاری اس درجہ پر پہنچی کہ اب اس کے بعد نہ ان خرابیوں کا ازالہ ہوسکتا ہے، اور نہ ان کتب کو قابل اعتبار کہا جاسکتا ہے چہ جائیکہ ان کو کسی مذہب کی بنیاد سمجھا جائے۔

اور یہ کہ نصاریٰ نے جو مذہبی عقائد اور اصول گھڑے ہیں وہ نہ انجیل سے ثابت ہیں اور نہ تورات سے اور نہ ہی حضرت مسیح علیہ السلام نے اس قسم کی باتوں کی کوئی تلقین صراحتہً یا اشارۃً کی ہے۔

اور وہ اصول جو تجویز کئے گئے سراسر عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے خلاف ہیں۔

اور خدا کے تمام پیغمبروں کی تعلیم وہدایات کے قطعاً منافی ہیں۔

اس لئے اس مرحلہ پر یہی کہا جائے گا الان حصحص الحق کہ اب حق ظاہر ہوچکا ہے جس کی روشن شعاعوں پر کسی قسم کا گرد وغبار نہیں۔

خداوند عالم اتباع حق کی توفیق اور ہدایت عطا فرمائے (آمین)

یہ تحریر جیسا کہ ابتدائی کلمات میں عرض کیا اہل کتاب کی خدمت میں انتہائی مخلصانہ جذبات ہمدردی کے ساتھ ایک پیغام نصیحت ہے اور میں

یہ عرض کرنے کی جرأت محسوس کرتا ہوں کہ آپ حضرات اور آپ کے پادری صاحبان جن بنیادی عقائد کو عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کی کسوٹی پر درست نہیں پاتے اور ان کے ثابت کرنے کے واسطے آپ حضرات کے پاس نہ کوئی دلیل عقلی ہے اور نہ کسی پیغمبر کی کوئی سند اور قول تو پھر آخر اس قسم کے مبہم اور ناقابل فہم تصورات کے پیچھے کیوں پڑے ہوتے ہیں۔؟

کیا محض اس وجہ سے کہ تاریخ نصارٰی کو مسلمان سے جُدا اور ممتاز ایک دوسری قوم شمار کرتی ہے!

اگر آپ کو صرف قومیت کا عنوان ترک کرنے کا عار حق اور ہدایت کے قبول کرنے سے روکے ہوئے ہے اور اس رسمی بات پر آپ حضرت مسیح علیہ السلام کی نافرمانی پر تلے ہوئے ہیں تو یہ بات بہت ہی قابل حیرت اور مقام تاسف ہے۔

اور یہ امتیاز بھی تو آپ ہی کا پیدا کردہ ہے ورنہ اسلام اور قرآن تو خدا کے سب پیغمبروں اور اس کی تمام کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور ان پر ایمان لانے کو مدارِ نجات قرار دیتا ہے اور اسلام نے تو آپ کو ایک ایسے کلمہ کی طرف دعوت دی ہے کہ جس میں یہ امتیاز ہی نہ رہے آپ اور ہم ملکر اللہ کے ایک کلمہ پر جمع ہو جائیں۔ تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الایۃ

میں پھر ان الفاظ کو بڑی وضاحت کے ساتھ دہراتا ہوں کہ حضرات نصارٰی اگر حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں تو انکو چاہیئے کہ بلا تردد و تامل ان کی بشارت اور جس آنے والے فارقلیط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر انہوں نے ایمان لانے کا حکم فرمایا اس فارقلیط اور سچے مددگار پر جلد از جلد ایمان لاکر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع

کی سعادت حاصل کریں اور ان کی رضامندی وخوشنودی کی دولت حاصل کرنے کے واسطے دوڑیں اور سبقت کریں۔

امید کرتا ہوں کہ اہل کتاب جیسے صاحب علم اور فہم حضرات اس پیغام مسیح علیہ السلام پر غور کریں گے۔ اس کو سمجھیں گے اور اس پر عمل کریں گے

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ۝

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ آمِينَ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

بندۂ ناچیز

محمد مالک کاندھلوی غفر اللہ لہٗ

یوم الخمیس ۱۱ رجب ۱۳۸۳ھ

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)